روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 25 نومبر 2010ء 18 ذی الحجہ 1431 ہجری 25 نبوت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 238

## ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

قرآن کریم میں جابجا اسی بات کا اظہار ہے کہ کافروں پر ہریک دنیوی نعمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو پھر بعض کافر قوموں پر عذاب کیوں نازل ہوئے اور خدا تعالیٰ نے ان کو پتھر اور آندھی اور طوفان اور وبا سے کیوں ہلاک کیا۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ تمام عذاب محض کفر کی وجہ سے نہیں ہوئے بلکہ جن پر یہ عذاب نازل ہوئے تکذیب مرسل اور استہزاء اور ٹھٹھے اور ایذاء میں حد سے بڑھ گئے تھے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں ان کا فساد اور فسق اور ظلم اور آزار نہایت کو پہنچ گیا تھا اور انہوں نے اپنی ہلاکت کے لئے آپ سامان پیدا کئے تب غضب الٰہی جوش میں آیا اور طرح طرح کے عذابوں سے ان کو ہلاک کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی عذاب کا موجب کفر نہیں ہے بلکہ شرارت ہے اور تکبر میں حد سے زیادہ بڑھ جانا موجب ہے اور ایسا آدمی خواہ مومن ہی کیوں نہ ہو جب ظلم اور ایذاء اور تکبر میں حد سے بڑھے گا اور عظمت الٰہی کو بھلا دے گا تو عذاب الٰہی ضرور اس کی طرف متوجہ ہوگا اور جب ایک کافر مسکین صورت رہے گا اور اس کو خوف دامن گیر ہوگا تو گو وہ اپنی مذہبی ضلالت کی وجہ سے جہنم کے لائق ہے مگر عذاب دنیوی اس پر نازل نہیں ہوگا۔ پس دنیوی عذاب کے لئے یہی ایک قدیم اور مستحکم فلاسفی ہے اور یہی وہ سنت اللہ ہے جس کا ثبوت خدا کی تمام کتابوں سے ملتا ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے وا ذا اردنا ان نهلك قرية ......... یعنی جب ہمارا ارادہ اس بات کی طرف متعلق ہوتا ہے کہ کسی بستی کے لوگوں کو ہلاک کریں تو ہم بستی کے منعم اور عیاش لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی بدکاریوں میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں۔ پس ان پر سنت اللہ کا قول ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے ظلموں میں انتہا تک پہنچ جاتے ہیں۔ تب ہم ان کو ایک سخت ہلاکت کے ساتھ ہلاک کر دیتے ہیں اور پھر ایک دوسری آیت میں فرماتا ہے وما كنا مهلكى القرى ......... یعنی ہم نے کبھی کسی بستی کو ہلاک نہیں کی مگر صرف ایسی حالت میں کہ جب اس کے رہنے والے ظلم پر کمر بستہ ہوں۔

یاد رہے کہ اگرچہ شرک بھی ایک ظلم بلکہ ظلم عظیم ہے مگر اس جگہ ظلم سے مراد وہ سرکشی ہے جو حد سے گزر جائے اور مفسدانہ حرکات انتہا تک پہنچ جائیں ورنہ اگر مجرد شرک ہو جس کے ساتھ ایذا اور تکبر اور فساد منضم نہ ہو اور ایسا تجاوز از حد نہ ہو جو واعظوں پر حملہ کریں اور ان کے قتل کرنے پر آمادہ ہوں یا معصیت پر پورے طور پر سرنگوں ہو کر بالکل خوف خدا دل سے اٹھا دیں تو ایسے شرک یا کسی اور گناہ کے لئے وعدہ عذاب آخرت ہے اور دنیوی عذاب صرف اعتداء اور سرکشی اور حد سے زیادہ بڑھنے کے وقت نازل ہوتا ہے۔ جیسا کہ دوسری آیت میں فرماتا ہے ولقد استهزى برسل ......... یعنی پہلے بھی رسولوں پر ٹھٹھا کیا گیا پس ہم نے ان کافروں کو جو ٹھٹھا کرتے ہیں مہلت دی۔ پھر جب وہ اپنے ٹھٹھے میں کمال تک پہنچ گئے تب ہم نے ان کو پکڑ لیا اور لوگوں نے دیکھ لیا کہ کیونکر ہمارا عقاب ان پر وارد ہوا اور پھر فرماتا ہے۔ ومكروا مكرا ......... یعنی کافروں نے اسلام کے مٹانے کے لئے ایک مکر کیا اور ہم نے بھی ایک مکر کیا یعنی یہ کہ ان کو اپنی مکاریوں میں بڑھنے دیا تا وہ ایسے درجہ شرارت پر پہنچ جائیں کہ جو سنت اللہ کے موافق عذاب نازل ہونے کا درجہ ہے۔

(انوارالاسلام۔ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 14)

## بد قسمت

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں سورۃ نجم پڑھی اور سجدہ کیا۔ جو لوگ آپ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا سوائے امیہ بن خلف کے۔ اس نے مٹھی بھر کنکریاں یا مٹی لی اور پیشانی تک لے گیا اور کہا یہ میرے لئے کافی ہے یہ امیہ حالت کفر میں ہی قتل ہوا۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعه باب سجود القرآن حديث نمبر:1005)

## پہلے سے بڑھ کر قربانی کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود کا ارشاد ہے۔

”غرض ہمارا اشاعت (دین) کا کام ہر روز بڑھے گا اور اخراجات بھی بڑھیں گے جو بہرحال آپ کو برداشت کرنے پڑیں گے۔“

(سبیل الرشاد ص 210)

تحریک جدید کے کام کا ہر روز بڑھنے کا تقاضا ہے کہ جماعتیں بھی ہر سال پہلے سے زیادہ قربانی پیش کریں اس لئے ہر فرد جماعت کا فرض ہے کہ ہر سال پہلے سے بڑھ کر وعدہ پیش کرے۔ اور جلد از جلد ادائیگی کا اہتمام کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

## نیلامی سامان

نظامت جائیداد کے سٹور میں مندرجہ ذیل سامان موجود ہے۔ جو بذریعہ نیلامی مورخہ 30 نومبر 2010ء کو 8:30 صبح فروخت کیا جائے گا خواہشمند احباب استفادہ فرماویں۔ نیلامی کی رقم موقع پر نقدی کی صورت میں وصول کی جائے گی۔

**سامان**

کرسیاں، ٹیبل، بیٹریاں، الیکٹرک واٹر کولر، ایگزاسیٹ فین، سکریپ لوہا و لکڑی، متفرق سامان۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

## ضرورت اساتذہ

نصرت جہاں اکیڈمی گرلز میں سائنس کے مضمون کے لئے خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔

تعلیمی قابلیت M.Sc,B.Sc

براہ مہربانی مندرجہ بالا تعلیمی قابلیت رکھنے والی خواتین جو خدمت کا جذبہ رکھتی ہوں جلد سے جلد اپنی درخواستیں اور تعلیمی دستاویزات محلّہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ ادارہ میں جمع کروائیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

## خصوصاً واقفین نو کے لئے

# سیرۃ النبی ﷺ از شمائل الترمذی

قسط نمبر 10

## رسول اللہ ﷺ کے پینے کے طریق کا بیان

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے زمزم سے پانی پیا اور آپؐ کھڑے تھے۔

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے بھی پانی پیتے دیکھا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا۔ آپؐ نے کھڑے کھڑے پانی پیا۔

نزال بن سَبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے پاس ایک پانی کا کوزہ لایا گیا۔ آپ (کوفے کی مسجد کے) کھلے میدان میں تھے۔ آپ نے اس میں سے ایک چلّو پانی لے کر اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے چہرے اور دونو بازو اور سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر پانی پیا جب کہ آپ کھڑے تھے پھر فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جو بے وضوء نہ ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پانی پیتے ہوئے تین بار سانس لیا کرتے تھے۔ اور فرماتے کہ ایسا کرنا زیادہ خوشگوار اور پیاس بجھانے والا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ پانی پیتے تو دو بار سانس لیتے۔

حضرت کبشہؓ کہتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو کر لٹکے ہوئے مشکیزے کے منہ سے پانی پیا۔ میں نے اس (مشکیزے) کے منہ کے پاس جا کر اس کو کاٹ لیا۔ (کیونکہ اس پر رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہونٹ لگے تھے اس لئے بطور تبرک کاٹ کر محفوظ کر لیا)

حضرت انس بن مالکؓ برتن سے پانی پیتے ہوئے تین بار سانس لیتے تھے اور حضرت انسؓ سمجھتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی برتن سے (پانی پیتے ہوئے) تین بار سانس لیتے تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیمؓ کے گھر تشریف لائے۔ وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا تو آپؐ نے کھڑے کھڑے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی پیا۔ حضرت ام سلیمؓ اُٹھ کر گئیں اور مشکیزہ کے منہ کو کتر لیا۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کھڑے کھڑے پانی نوش فرما لیا کرتے تھے۔

## رسول اللہ ﷺ کے خوشبو لگانے کا ذکر

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عطر کی ڈبیہ (کُپی) تھی جس میں سے آپؐ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

ثمامہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت انس بن مالکؓ خوشبو کو ردّ نہیں فرماتے تھے اور حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خوشبو (کا تحفہ) ردّ نہیں فرماتے تھے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں ردّ نہیں کی جاتیں تکیے اور چکنائی یعنی خوشبو اور دودھ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو زیادہ ہو اور اس کا رنگ ہلکا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ زیادہ ہو اور اس کی خوشبو ہلکی ہو۔

حضرت ابو عثمانؓ نہدی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو پھول (تحفۃً) دیا جائے تو وہ اسے ردنہ کرے کیونکہ وہ جنت سے آیا ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطابؓ کے سامنے پیش کیا گیا (حضرت عمرؓ جنگ میں شرکت کرنے والے مجاہدوں کا معائنہ فرماتے تھے۔ کسی ایسے ہی معائنہ کے موقعہ پر حضرت جریرؓ بھی پیش ہوئے تھے)۔ حضرت جریرؓ نے اپنی اوپر کی چادر اتار دی اور ازار میں ہی چل کر دکھایا تو آپؓ نے کہا: اپنی چادر لے لو، پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے فرمایا: میں نے جریر سے زیادہ خوبصورت کوئی شخص نہیں دیکھا سوائے حضرت یوسف علیہ السلام کے کہ جن کی صورت کے متعلق ہمیں خبر پہنچی ہے۔

## رسول اللہ ﷺ کی گفتگو کا انداز

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تمہاری طرح جلدی جلدی بات نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپؐ ایسا کلام فرماتے جو واضح اور (ہر لفظ) الگ الگ ہوتا کہ آپؐ کے پاس بیٹھنے والا اُسے یاد کر سکتا تھا۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بات کو تین دفعہ دہراتے تا کہ آپؐ کی بات اچھی طرح سمجھی جاسکے۔

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ھند بن ابی ھالہؓ سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے انداز گفتگو کے متعلق بتائیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے۔ انہوں نے بتایا رسول اللہ ﷺ پر مسلسل غم آتے۔ اور آپؐ کسی مسلسل اور گہری سوچ میں رہتے۔ آپؐ کو آرام کا موقع کم ہی ملتا تھا۔ اکثر خاموش رہتے۔ بغیر ضرورت کے بات نہ کرتے۔ آپؐ اللہ کے نام سے کلام شروع کرتے اور (اللہ کے نام پر ہی) اختتام فرماتے۔ آپؐ ایسا کلام فرماتے جو وسیع مطالب و معانی پر مشتمل ہوتا۔ آپؐ کے کلام کے الفاظ علیحدہ علیحدہ اور واضح ہوتے۔ اس میں کوئی زائد بات نہ ہوتی اور نہ ہی اس میں کوئی کمی ہوتی تھی۔ نہ تو آپؐ سخت مزاج تھے نہ ہی کمزور اور بے حیثیت۔ آپؐ ہر نعمت کی تعظیم فرماتے خواہ چھوٹی ہی کیوں نہ ہو۔ کسی نعمت کی ذرا بھی مذمت نہ کرتے۔ ہاں کھانے پینے کی چیزوں کی نہ مذمت کرتے نہ تعریفیں کرتے۔ نہ دنیا آپؐ کو غصہ دلاتی نہ ہی جو اس سے متعلق ہے۔ لیکن اگر کوئی حق سے تجاوز کیا جاتا یا حق غصب کر لیا جاتا تو پھر آپؐ کے سامنے کوئی چیز نہ ٹھہر سکتی تھی جب تک آپؐ اس کی دادرسی نہ کروا دیتے۔ اپنی ذات کے لئے کبھی غصے نہ ہوتے اور نہ اُس کے لئے بدلہ لیتے۔ جب آپؐ اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے۔ جب آپؐ تعجب کا اظہار کرتے تو ہاتھ اُلٹا دیتے اور جب آپؐ بات کرتے تو ہاتھ کو اس کے مطابق حرکت دیتے اور دائیں ہتھیلی کو بائیں انگوٹھے کے اندرونی حصہ پر لگاتے۔ جب آپؐ ناراض ہوتے تو اعراض کرتے اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے۔ جب خوش ہوتے تو آنکھیں نیچی کر لیتے۔ آپؐ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی تبسم کی حد تک ہوتی (یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے) آپؐ کے دندان مبارک ایسے لگتے جیسے بادل سے گرنے والے اولے ہوتے ہیں۔

## مستحق طلباء کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔‘‘

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں، انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

’’طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 26/اکتوبر 2007ء)

پس آیئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔

جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ’’امداد طلبہ‘‘ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6 ہزار 485 طلباء و طالبات کو وظائف اور 338 طلباء و طالبات کو کتب مہیا کی گئیں۔

یہ شعبہ مخیّر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

ن۔ رشید

# میرے ہمسفر مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مرحوم

## سیکرٹری پریس اینڈ پبلیکیشن انٹرنیشنل جماعت احمدیہ

قسط اول

چوہدری رشید احمد صاحب ایک بھرپور زندگی جئے اور تمام زندگی خداتعالیٰ کی راہ میں وقف رہے۔ نہ کبھی اپنے آرام کی پرواہ کی نہ کبھی کھانے پینے کا خیال رکھا بس کام اور کام اپنی بیماری سے بھی مردانہ وار لڑے انہوں نے اپنا کیریئر پولیس اکیڈمی والٹن سے سپاہی (تھانیدار) سے شروع کیا پھر اپنے سینہ پر خدمات دینیہ کے بیج لگاتے چلے گئے۔ آپ باقاعدہ واقف زندگی نہ تھے لیکن اپنے آپ کو ہمیشہ وقف ہی سمجھتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بارہا اظہار خوشنودی کے طور پر فرمایا کہ

''رشید صاحب واقف زندگی تو نہیں ہیں لیکن واقف زندگی سے بڑھ کر کام کرتے ہیں''

خلیفۂ وقت کی کمال اطاعت کرتے تھے جب حضرت صاحب کا ارشاد ہوتا تو پھر کام کرتے چلے جاتے ساری رات بھی جاگنا پڑے جب تک مطلوبہ ہدف مل نہ جاتا کام کئے جاتے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ صبح اٹھ کر ضروریات زندگی کے لئے اپنی ملازمت پر بھی جانا ہے بس اس اللہ کے بندے نے کوئی عذر نہیں سوچنا۔ بارہا ایسا بھی ہوتا کہ تمام رات کام میں مصروف رہے اور صبح مطلوبہ کام دے کر اپنی نوکری پر گئے۔ رشید احمد صاحب گھر میں پہلوٹھی کی اولاد تھے اور سب کی آنکھ کا تارا تھے۔ میٹرک کے بعد جب آپ نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تعلیم حاصل کرنا شروع کی تو اس زمانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث پرنسپل تھے۔ آپ نے ان کا چھوٹا قد اور کمزور جسم دیکھ کر دودھ پینے کے لئے کہا اور طے یہ پایا کہ اب جو بھی ضروریات ہوں گی اس کا نصف خرچ کالج اٹھائے گا اور نصف ان کے والدین۔ انہی شفقتوں کے سایہ میں آپ نے چار سال گزار دیئے۔ بی اے پھر بی ایڈ کیا۔ معاشی تنگی کے باعث تعلیم جاری نہ رکھ سکے اور تعلیم کو خیر باد کہہ کر پولیس اکیڈمی میں بھرتی ہو گئے لیکن علم حاصل کرنے کی پیاس ہمیشہ رہی اور مطالعہ کا شوق بہت تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عام اردو سکول کے پڑھے ہوئے طالب علم کی نسبت آپ کی انگلش نہایت سٹینڈرڈ کی تھی۔

ایک مرتبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک ملاقات کے دوران فرمایا کہ آپ لا کر لیں۔ چنانچہ آپ نے ملازمت کے ساتھ ساتھ شام کی کلاسز میں داخلہ لے کر L.L.B کی ڈگری حاصل کر لی جو تمام زندگی ان کے کام آئی۔ اکثر کوئی نہ کوئی قانونی دستاویز لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ وہ اپنے اس پیشے میں بھی خوب ماہر تھے۔ آخر وقت تک بچوں نے اگر کوئی قانونی مشورہ لینا ہوتا تو اپنے ابو سے لیتے۔ خداتعالیٰ کے فضل سے ایک واقعہ بھی ذہن میں نہیں آتا کہ رشید احمد صاحب نے اپنے کسی کیس کے لئے قانونی خط لکھا ہو اور ان کو ناکامی ہوئی ہو۔

رشید احمد صاحب نے پرائیویٹ طور پر ایم۔ اے اسلامیات کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے لئے عربی کا علم ضروری تھا چنانچہ عربی کا علم حاصل کرنے کے لئے اکیڈمی جانے سے پہلے صبح 6 بجے عربی پڑھنے جاتے آپ نے عربی کا امتحان پاس کیا۔ پھر آپ نے سول سروسز کا امتحان بھی دیا۔ آپ کا ارادہ تھا کہ امتحان کے بعد سول سروسز میں چلے جائیں گے لیکن ملک سے باہر جانے کا پروگرام بن گیا اور آپ نے پاکستان کو خیر باد کہہ کر مستقل طور پر لندن میں رہائش اختیار کر لی اور پھر لندن ایجوکیشن اتھارٹی کے تحت تدریسی میدان میں کود پڑے اور دو کورسز کئے۔

محترم رشید احمد صاحب کا آبائی گاؤں پھمبیاں ضلع ہوشیارپور ہے جو ہوشیارپور سے صرف 9 میل دور ہے۔ آپ کے دادا کا نام حضرت مولا بخش تھا اور خدا کے فضل سے رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ وہ تعلیم یافتہ شخص تھے۔ گاؤں میں کوئی پرائمری سکول نہ تھا۔ گاؤں کے بچوں کو بہت لمبا فاصلہ طے کر کے دوسرے شہر جانا پڑتا تھا۔ آپ نے گاؤں میں پرائمری سکول کھولا پھر ترقی کرتے کرتے مڈل یا شاید میٹرک تک جا پہنچا۔

آپ کے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ریلوے کے محکمہ سے منسلک تھے۔ معاش کے سلسلہ میں تمام عمر لاہور ہی میں رہے۔ عرصہ دراز تک اپنے حلقہ سلطان پورہ کے صدر بھی رہے۔ آپ بہت نیک انسان تھے اور خاموش طبع تھے۔ طبیعت کی یہ خاموشی ان کی ساری اولاد میں ہے۔ رشید احمد صاحب کی والدہ کا نام محترمہ شریف بی بی صاحبہ تھا۔ آپ کے دو بھائی اور ایک بہن ہیں۔ رشید صاحب کا اپنا گھر سوامی نگر تیزاب احاطہ میں ہے۔ اب بھی ان کا گھر ''تھانیدار کے گھر'' کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

جب ہمارے ہاں شادی کا پیغام آیا تو اکتوبر میں ہونے والے خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقعہ پر محترم حکیم خورشید صاحب نے رشید صاحب کے ساتھ ابا جی کی ملاقات کروائی۔ اس وقت آپ لاہور میں ناظم عمومی خدام الاحمدیہ تھے۔ ابا جی نے دیکھا اور امی کو کہہ دیا کہ میں نے دیکھ لیا ہے بس میں ہاں لکھے دیتا ہوں۔ نومبر میں ہمارا نکاح ہوا۔ عصر کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے نکاح پڑھایا کافی لمبا خطبہ دیا۔ الفضل میں پورے ایک صفحہ کا خطبہ 14 دسمبر 1965ء کو شائع ہوا۔

محترم رشید احمد صاحب پولیس کے محکمہ سے منسلک تھے جہاں اوپر کی آمدنی کے مواقع بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن خداتعالیٰ نے ان کو ہمیشہ رزق حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ ''جن دنوں میں لاہور میں مکان بنا رہا تھا تو پولیس کی نوکری کے علاوہ دو تین اور جگہ بھی کام کیا کرتا تھا تاکہ مکان کا خرچہ ساتھ ساتھ نکلتا رہے۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت چھوٹی عمر میں ہی والدین اور چھوٹے بہن بھائیوں کی خدمت کا موقعہ فراہم کیا شاید اس وقت کی نیکیاں ہی تھیں جن کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دین و دنیا میں عزت عطا کی۔

محترم رشید صاحب نے افریقہ میں بطور ٹیچر درخواست دی تھی جو منظور کر لی گئی اور ان کی تقرری بواجے بوسیرالیون میں ہوگئی۔ چونکہ پولیس کے محکمہ میں تھے۔ N.O.C سرٹیفکیٹ نہیں مل رہا تھا۔ اس کے انتظار میں کئی ماہ صرف ہوگئے۔ اسی دوران تصرف الٰہی ایسا ہوا جس نے فضل کے دروازے کھول دیئے۔ ہوا یوں کہ رشید صاحب ربوہ آئے ہوئے تھے۔ میرے خالہ زاد بھائی طارق محمود تبسم صاحب جو کہ لمبے عرصہ تک کینیڈا میں مقیم رہے، نے انگلستان میں انجینئر کی نوکری کے لئے درخواست دی تھی اس سلسلہ میں ان کو فیصل آباد جانا تھا انہوں نے رشید صاحب کو بھی ساتھ چلنے پر اصرار کیا اور کہا کہ وہ افسر میرا دوست ہے۔ قسمت آزمالینے میں کیا حرج ہے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ جس نے جانا تھا اس کو انکار ہو گیا اور رشید صاحب کو لندن کا ویزا وواؤچر مل گیا۔ رشید صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر سے مشورہ مانگا کہ میرا افریقہ کا معاملہ ابھی اٹکا ہوا ہے لیکن لندن کا ویزا آ گیا ہے اب مجھے کیا کرنا چاہئے انہوں نے فرمایا کہ آپ افریقہ کا خیال چھوڑ دیں اور لندن جانے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے بھی ملاقات کی حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ حضور کی دعاؤں سے N.O.C سرٹیفکیٹ ملا اور پولیس کے محکمے میں استعفیٰ منظور ہوا اور سفر پر جانے کی تیاریوں کے مراحل جلد از جلد طے ہونے لگے۔ برٹش ایئرویز کی ٹکٹیں خریدیں۔ جانے سے قبل حضور اقدس سے ملنے کے لئے گئے۔ آقا نے دعاؤں کے ساتھ اپنا رومال بھی تبرکاً دیا جو اب تک Polethene کی تھیلی میں محفوظ ہے۔

اکثریت کا خیال تھا کہ رشید صاحب کو پہلے جانا چاہئے اور بعد میں بیوی کو بلانا چاہئے۔ رشید صاحب کبھی اپنے گھر سے باہر نہیں گئے تھے۔ انہوں نے صاف انکار کر دیا کہ میں اپنی بیوی کے بغیر نہیں جاؤں گا۔ میرے ابا جی کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ سی ربوہ بھی مجھے ساتھ بھجوانے کے حامی تھے مگر حکماً کہہ دیا کہ کسی نے ہمارے گھر میں سے رشید کو بیوی ساتھ لے جانے کا مشورہ نہیں دینا یعنی ان کا خیال تھا کہ رشید احمد صاحب اپنا فیصلہ خود کریں اور سسرال میں سے کوئی پریشر نہ ڈالے۔ چنانچہ 27/ اکتوبر 1967ء کو ہم لندن پہنچے اور اپنے بھائی محترم خالد اختر صاحب کے گھر ایک ماہ قیام کیا۔ اللہ تعالیٰ ہر دو میاں بیوی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہوں نے ہر طرح سے ہمارے آرام کا خیال رکھا۔

ان دنوں عجیب حالات تھے۔ پاکستان سٹیٹ بینک سے جب کرنسی لینے گئے تو 10 پاؤنڈ رشید احمد صاحب کے لئے اور 10 پاؤنڈ ہی میرے لئے بینک نے دیئے۔ لندن پہنچنے کے بعد اگلے ہی دن رشید صاحب I.L.E.A کے دفتر میں گئے تو پتہ چلا کہ ان کو نوکری خود تلاش کرنا ہوگی اور پہلے کچھ عرصہ عارضی طور پر Teaching کرنا ہوگی اس کے بعد مستقل نوکری مل سکتی ہے۔ یہ ایک نہایت مایوس کن جواب تھا۔ ہم اس خوش فہمی میں تھے کہ جب لندن جائیں گے تو فوراً ہی کسی سکول میں تقرری ہو جائے گی آخر محکمہ نے اتنی ڈگریاں دیکھ کر ہی ملازمت کا ویزا دیا تھا۔ ان سب حالات کو دیکھ کر گھر آ کر رشید احمد صاحب نے کہا یہ تو بہت لمبا چکر ہے۔ چلو واپس پاکستان چلتے ہیں۔ میں نے کہا نہیں اب نہیں، اب تو کشتیاں جلا آئے ہیں۔ یہیں رہ کر حالات کا مقابلہ کریں گے۔ اللہ میاں فضل کرے گا۔ پاکستان اپنے عزیز و اقارب اور حضور کو دعا کے لئے خطوط لکھے۔

دراصل رشید احمد صاحب لاہور میں ایک بھرپور زندگی گزار رہے تھے۔ پولیس کی وردی تو اس وقت ویسے ہی شاہی نوکری تھی۔ ہماری سب سے بڑی عیاشی دوموریہ پل پر تلی ہوئی مزیدار مچھلی کھانا تھی۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ میں ان کے ساتھ ہوں تو دکاندار نے فوراً کرسی نکال کر بیٹھنے کے لئے کہنا۔ ان کے صرف نام کی وجہ سے بجلی کے محکمہ والے سارے محلّہ کے مسائل حل کر دیا کرتے تھے۔

لاہور جماعت میں خدام کے اجتماعات اور جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں اور ان کی ناظم عمومی کے عہدہ کی ذمہ داریاں بھی بہت تھیں۔ مجھے یاد نہیں کہ شادی کے بعد کوئی دن ایسا گزرا ہو کہ رشید احمد صاحب کسی نہ کسی جماعتی کام کے سلسلہ میں باہر نہ گئے ہوں۔ زیادہ تر خطوط صدر خدام الاحمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہوتے تھے کبھی کسی کا کام ہوتا کبھی کسی کا۔ کئی دفعہ مختلف لوگوں کے کاموں کے سلسلہ میں اور مختلف امور کے لئے جھنگ بھی گئے۔

لندن میں نئی جگہ آ کر گھبرا گئے۔ Teaching کے محکمہ میں نوکری ملتی نظر نہ آتی تھی۔ ادھر ادھر کسی دوسری نوکری کی تلاش کی۔ کرائیڈن میں ایک پلاسٹک کے کھلونے بنانے والی فیکٹری میں کام مل گیا اور پھر ایک ماہ کے بعد ہم نے کرائیڈن میں ایک کمرہ مع باورچی خانہ کرایہ پر لے لیا۔

ان دنوں انگلستان میں بہت برف پڑتی تھی ہم اپنی سمجھ کے لحاظ سے کافی گرم کپڑے لے کر آئے تھے۔ لیکن وہ ناکافی تھے اور ہمارے پاس اثاثہ نہ تھا کہ موسم کے مطابق کافی گرم کپڑے اور جوتے وغیرہ خرید سکیں۔ گھروں میں زیادہ تر تیل کے ہیٹر جلتے تھے۔ ہمارا

تیل کا ہیٹر تھا اس کی شکل اوپر سے چولہے کے برنر کی سی تھی یہ بڑا اور گول سا بھی تھا۔ رشید احمد صاحب جو دو جوڑے جوتے پاکستان سے لے کر آئے تھے ان میں موسم کی شدت کی وجہ سے سوراخ ہو گئے۔ کام سے واپسی پر اس ہیٹر کے اوپر سوکھنے کے لئے جوتے رکھ دیئے جاتے۔

کچھ ماہ کے بعد Phillip کمپنی میں ملازمت مل گئی۔ تنخواہ صرف 11 پاؤنڈ ہفتہ تھی لیکن وہاں کچھ Overtime بھی مل جاتا تھا۔ ان دنوں ایک ڈبل کمرے کا کرایہ 4 پاؤنڈ تھا۔ گیس اور بجلی کے استعمال کے لئے میٹر لگے ہوتے تھے جن میں روزانہ پیسے ڈالنے پڑتے تھے۔ ادھر پیسے ڈالو ادھر ختم۔ اسی قلیل آمدنی میں کھانا پینا اور پھر کچھ بچت بھی کرنی تا کہ گرم کپڑے خریدے جاسکیں۔ ان دنوں بچوں کے کپڑے بہت مہنگے ہوتے تھے۔ برطانیہ میں مزدوری بہت مہنگی ہے اس لئے برٹش میک بہت مہنگا ہوتا ہے۔ آج کل زیادہ تر مال تھائی لینڈ، انڈیا اور چین سے بن کر آتا ہے۔ ابھی بھی بازار میں آج سے 40-35 سال پہلے والی قیمتوں پر کپڑے مل جاتے ہیں اور اکثر اتنی حیرانی ہوتی ہے کہ زیادہ ریڈی میڈ مال آنے کی وجہ سے عام استعمال کی چیزیں نہایت ہی ارزاں اور مناسب قیمتوں پر مل جاتی ہیں۔ جبکہ آج تنخواہیں بھی زیادہ ہیں اور افراط زر ہے۔ پہلے وقتوں میں ریڈی میڈ زنانہ اور بچگانہ کپڑے ملتے بھی بہت کم تھے۔ ویسے بھی ہماری پہنچ سے دور تھے۔ سلائی کی مشین خریدنے کا سوچا۔ میرا خیال ہے کہ آج تک اگر گھریلو استعمال کی اشیاء میں سے کوئی چیز قسطوں پر خریدی گئی ہے تو وہ بجلی کی سلائی مشین ہی تھی ورنہ ہمیشہ یہی اصول رہا ہے کہ پیسہ ہے تو نقد خرید و، قسطوں پر کوئی چیز نہیں لینی۔ اتنی کم تنخواہ میں کرایہ مکان اور مشین کی قسط نکال کر صرف Beans یا دالیں کھا کر ہی گذارہ ہوتا تھا۔ عزیزہ فوزیہ بہت چھوٹی بچی تھی۔ اس کا دودھ وغیرہ کا خرچہ الگ تھا۔ لیکن ان ساری مشکلات کے باوجود ہم لجنہ اور خدام کے اجلاسات کے لئے بس کا کرایہ ادا کر کے کرائیڈن سے لندن آتے تھے۔

عرصہ چھ ماہ کے بعد جزوقتی Supply teaching ملنی شروع ہوئی۔ I.L.E.A کا قانون تھا کہ پہلے ایک سال عارضی کام ملتا تھا۔ کبھی ایک دو ہفتہ کی اکٹھی نوکری مل گئی۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ روزانہ صبح ساڑھے سات بجے جا کر دفتر میں کام کے لئے فون کرنا پڑتا تھا۔ اگر ان کے پاس جگہ ہوتی تو بھاگم بھاگ نئے سکول پہنچنا ہوتا تھا ورنہ فون کے پیسے بھی ضائع ہو جاتے۔ تقریباً نو ماہ تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔ آخر ایک سکول میں تین ماہ کے لئے نوکری مل گئی۔ وہاں کے ہیڈ ماسٹر نے بعد میں اسی سکول میں پورے وقت کی نوکری دے دی۔

جب دوسری بچی کی آمد کا وقت تھا تو ہم بیت الفضل کے قریب منتقل ہو گئے۔ اس وقت ایک بیڈ روم والے فلیٹ کا کرایہ 7 پاؤنڈ ہفتہ وار ہوتا تھا۔ ہماری بیٹی عزیزہ نینا قدسیہ جب 3 ماہ کی ہوئی تو رشید احمد صاحب کو Norwood سیکنڈری سکول میں جگہ ملی۔ ہمارے پاس کار وغیرہ نہ تھی۔ بس میں جانا ہوتا تھا۔ ہم نے سوچا کہ سکول کے نزدیک کوئی فلیٹ ڈھونڈتے ہیں چنانچہ مطلوبہ علاقہ میں Penge road میں بنایا گیا ایک چھوٹا سا فلیٹ ملا۔ جس کا نقشہ کچھ یوں تھا کہ کچن اور دو کمرے تھے۔ ایک منزل نیچے غسلخانہ واقع تھا جبکہ سب سے نچلی منزل پر ٹائیلٹ تھی اور اس تک پہنچتے ہوئے پرانے زمانے کی گول سیڑھیاں اترنی اور چڑھنی پڑتی تھیں۔ اس مکان میں ہم 6 ماہ ٹھہرے۔ اس دوران عزیزم مسرور احمد کی آمد متوقع تھی اب چارہ نہ تھا کہ ہم اس مکان میں مزید رہتے 124 Mertan road پر basement flat خالی ہو گیا تو ہم دوبارہ بیت فضل کے پاس نقل مکانی کر گئے۔

اس وقت تک ملازمت کو اتنا وقت گزر گیا تھا کہ ہم نے 1970ء میں اپنا گھر خریدنے کی کوشش شروع کر دی۔ ان دنوں سٹیٹ ایجنٹ کو مکان پسند آنے پر بقیہ کارروائی سے پہلے 100 پاؤنڈ دینا ہوتے تھے مگر ابھی تک ہمارے پاس یہ رقم جمع نہ ہوئی تھی۔ انہی دنوں رشید احمد صاحب کے دو دوست لاہور سے جرمنی اپنی اپنی ملازمت کے سلسلہ میں آئے ہوئے تھے۔ جرمنی سے لاہور واپس جاتے ہوئے انہوں نے لندن میں ہمارے گھر ایک ہفتہ قیام کیا اور اپنی بچت کی رقم جو غالباً 500 پاؤنڈ تھی رشید احمد صاحب کے پاس رکھوائی۔ بعد میں وہ رقم پاکستان منتقل ہونا تھی۔ دوران گفتگو مکان کا تذکرہ ہوا کہ اگر ہمارے پاس ایک سو پاؤنڈ ہوں تو ہم سٹیٹ ایجنٹ کو دے سکیں اور وہ ہمارے لئے مکان خریدنے کی کارروائی کو جاری رکھے۔ اس پر ان دوستوں نے کہا کہ ابھی کچھ عرصہ ہماری رقم آپ کے پاس رہے گی آپ اس میں سے لے کر خرچ کر لیں اور بعد میں ادا کر دیں۔ اس طرح گویا یہ ایک غیبی مدد تھی اور ہمیں ایک نہایت باموقع جگہ Ridgmont Road S.W.18 پر مکان مل گیا یعنی وانڈزورتھ ٹاؤن ہال کے بالکل قریب۔

اس مکان پر 30 پاؤنڈ کی قسط ہمیں ادا کرنا ہوتی تھی۔ اس گھر میں اوپر کی منزل میں تین کمرے، باتھ روم، اور باورچی خانہ تھا۔ نیچے کی منزل میں بھی تین کمرے اور کچن تھا۔ ہم نے اوپر کی منزل کو کرایہ پر اٹھا دیا اور نچلی منزل میں خود رہائش اختیار کر لی۔ یوں ہماری قسط ادا ہونے لگی۔ جوں جوں حالات بہتر ہوتے چلے گئے اوپر والے کمرے بھی ہمارے استعمال میں آنے لگے۔ ہمارے اس گھر میں بابرکت ہستیاں آئیں۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب قابل ذکر ہیں۔

اخبار احمدیہ، کتابوں کی ترسیل، اور بک سٹال کا کام رشید احمد صاحب کے ذمہ ہی تھا۔ ہمارا گھر ہمیشہ کتابوں اور اخباروں سے بھرا رہا۔ ہر جگہ کتابوں کے بنڈل پڑے ہوتے تھے حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی کتاب Agnoy of Pakistan کی 5 ہزار جلدیں بھی ہمارے اسی گھر میں تھیں۔ ہمارا بیٹا عزیزم مشہود احمد قمر اسی گھر میں پیدا ہوا۔

1978ء میں صلیبی کانفرنس کے لئے تمام نمائش کا کام رشید احمد صاحب نے محترم غلام چغتائی صاحب کے ساتھ مل کر کیا۔ بڑے بڑے سنہری رنگ کے گتوں پر مختلف تراشے لگا کر نمائش تیار ہوئی۔ ان گنت راتیں اس کام پر خرچ ہوئیں۔ اس وقت تک رشید احمد صاحب کی والدہ بھی ہمارے گھر آ چکی تھیں۔ ان کے چھوٹے بھائی عزیزم ناصر احمد (افسر جلسہ سالانہ) بھی ہمارے ہاں قیام پذیر تھے اور تعلیم حاصل کر رہے تھے بچے بھی بڑے ہو رہے تھے ہمارا مکان اب تنگ ہو رہا تھا۔ میں کچھ عرصہ سے رشید احمد صاحب پر زور دے رہی تھی کہ اب ہمیں یہ مکان بیچ کر بڑا مکان لے لینا چاہئے۔

1978ء میں میرے ابا جان محترم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب گول بازار ربوہ صلیبی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے لندن آئے۔ میں نے ان سے بھی دعا کے لئے عرض کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حضور بھی دعا کی درخواست کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے نومبر 1978ء میں ہمارا گھر 1,9500 پاؤنڈ میں فروخت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں ایک بڑا گھر 18.santos Road پر مل گیا۔ اس چھوٹے سے گھر کے مقابلے پر مکانیت کے لحاظ سے یہ نیا گھر محل تھا۔ اس گھر میں چار بڑے بڑے تہہ خانے تھے۔ فروری 1979ء میں ہم اس نئے گھر میں منتقل ہو گئے۔ جب ہم اس نئے گھر کا سودا کر رہے تھے تو میں اس کے بڑے بڑے کمرے اور کشادہ سیٹنگ روم دیکھ کر نیز قریب ہی بیت الذکر اور سکول دیکھ کر خوش ہو رہی تھی جبکہ رشید احمد صاحب تہہ خانے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے کیونکہ اس وقت جماعت کو جگہ کی بہت ضرورت تھی۔ چنانچہ یہ گھر خرید لیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اس بارے میں لکھ دیا گیا۔ حضور بھی بہت خوش ہوئے اور ان کی طرف سے ایک خط موصول ہوا کہ تمام تہہ خانوں کی لمبائی چوڑائی بتائیں۔ اس گھر میں دو دروازے تھے اس لئے تہہ خانوں میں کتابیں رکھنے اور لے کر جانے کے لئے پردہ کی بھی کافی آسانی تھی۔

ان دنوں رشید احمد صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت، مینیجر اخبار احمدیہ، سیکرٹری ساؤتھ فیلڈ ٹرسٹ (جو کہ حضرت سر ظفر اللہ خان صاحب کا قائم کردہ تھا) آپ عرصہ آٹھ سال تک خدا کے فضل سے اس عہدہ پر فائز رہے تھے۔ نیز ان کے پاس کتب سلسلہ کا کام بھی تھا اور اخبار احمدیہ کے مینیجر بھی تھے۔ رشید احمد صاحب اکثر اوقات بیت میں گزارتے۔ محمود ہال میں سیڑھیوں کے نیچے جو سٹور روم تھا اس میں بھی کتب سلسلہ تھیں یہاں سے تمام دنیا میں کتابوں کی ترسیل کا کام ہوتا تھا۔ روزانہ رضاکاروں کی مدد سے بنڈل بنتے پھر Twilley Srtreet کے پوسٹ آفس میں پوسٹ ہونے کے لئے جاتے۔ عاجزہ کو اللہ تعالیٰ نے چار سال لندن کی لجنہ کی صدر اور پھر آٹھ سال ریجنل صدر کے عہدے پر کام کرنے کا موقعہ دیا۔ لجنہ کے تمام اجلاسات محمود ہال میں ہوتے تھے۔ میں ادھر مصروف ہوتی اور رشید احمد صاحب طاہر ہال کے باہر کتابوں کے بنڈل بنا رہے ہوتے۔ اس دوران ہمارے بچے بیت فضل میں کھیل کود کر ہی بڑے ہوئے۔

1979ء سے لے کر 1987ء تک جماعت کی کتب ہمارے گھر رہیں۔ اب بچے بڑے ہو رہے تھے۔ ان کی یونیورسٹی کے اخراجات بہت زیادہ ہو رہے تھے ہم نے ارادہ کیا کہ ہم basement میں فلیٹ (flat) بنا کر کرایہ پر اٹھا دیں تا کہ بچوں کے اخراجات پورے ہوسکیں۔ اب سب سے بڑا مسئلہ کتابوں کا تھا۔ ہمارا گارڈن کافی بڑا تھا جس میں ہم نے بہت بڑا پختہ اینٹوں کا شیڈ بنوایا اور اس میں کافی کتابیں منتقل کر دیں۔ جو بچ رہیں وہ جماعت نے کوئی اور سٹور حاصل کر کے وہاں رکھوا دیں۔

اس عرصہ میں ہماری فیملی میں مزید دو بیٹیوں عزیزہ طیبہ عنبر اور عزیزہ طاہرہ ثمین کا اضافہ ہو گیا تھا۔ یہ مکان بیت سے قریب تھا مگر رشید احمد صاحب کے کام سے بہت دور تھا اور کافی وقت لگتا تھا۔ اگر ہم اس علاقے میں جہاں ان کا کام تھا گھر خریدتے تو ہمیں بہت فائدہ ہوتا کیونکہ وہاں مکانوں کی اتنی زیادہ قیمت نہ تھی اور قرض لینے میں I.L.E.A مدد کرتی تھی۔ لیکن ہم نے سوچا کہ نوکری پر جانا ضروری ہوتا ہے انسان اپنی روٹین بنا لیتا ہے لیکن اگر ہم دور رہنے کے لئے چلے گئے تو بیت الذکر کی دوری کی وجہ سے بچے نہ آ سکیں گے۔ ہم نے وقت کے ضیاع، تھکاوٹ اور ہر روز کے کثیر خرچ کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بیت الذکر کے نزدیک گھر لینے کو ترجیح دی۔

الحمدللہ ہمارا فیصلہ بالکل درست ثابت ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے رزق میں بہت برکت پڑی۔

## جماعتی خدمات

رشید احمد صاحب کو لندن آ کر سب سے پہلے تربیت کا کام ملا اور اس کے ساتھ ساتھ بک سٹال پر بھی اپنی ذمہ داریاں نبھاتے نظر آتے۔ عید ہو یا جلسہ ان کو بہت جلد گھر سے نکلنا ہوتا تھا۔ ہمارے بچے بہت چھوٹے تھے جلد تیار ہونا مشکل تھا ہمیشہ ہم بعد میں آنے والوں میں شمار ہوتے کیونکہ رشید احمد صاحب پہلے جا کر سٹال سیٹ کر کے پھر ہمیں لینے آتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ ٹیکسی بلا کر جانا پڑتا۔ ایسے میں میرا مزاج بھی خراب ہو جاتا۔ میں ان کو کہتی کہ آپ جیسے مردوں کی شادی نہیں ہونی چاہئے۔ وہ ہنس کر خاموش ہو جاتے کہ اس سے زیادہ اس نے غصے میں کچھ نہیں کہنا۔

غالباً 1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث لندن تشریف لائے۔ ان کا عورتوں میں خطاب تھا۔ بچوں کو ہمراہ لے جانے کی اجازت نہ تھی۔ رشید احمد صاحب بیت میں مصروف تھے میں نے ان کو بار بار

فون کیا انہوں نے آنے میں دیر کر دی میں نے دونوں بچوں کو عزیزہ نینا قدسیہ اور عزیزم مسرور احمد کو Strap لگا کر بچہ گاڑی میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے بٹھا دیا اور خود بیت چلی آئی۔ اس وقت ہم Mertom RD پر رہتے تھے۔ یہ اچھے وقت کی بات ہے امن وسلامتی کا زمانہ تھا۔ اغوا کا خوف نہ تھا۔ جب انہوں نے مجھے بیت میں آتے ہوئے دیکھا تو پھر گھر کی طرف بھاگے۔

رشید احمد صاحب کے اندر جماعتی کام کرنے کا جنون تھا یہ لگن ان کے اندر بچپن سے ہی تھی۔ ان کے والد چوہدری بشیر احمد صاحب عرصہ دراز تک سلطان پورہ کے صدر رہے۔ ان کی والدہ شریف بی بی صاحبہ بھی لجنہ میں محصلہ مقرر تھیں۔ وہ چندہ لینے کے لئے گھروں کا دورہ کیا کرتیں۔ لکھنا پڑھنا نہ جانتی تھیں مگر ان کا حافظہ غضب کا تھا۔ ہر ایک کی رقم یاد رکھتیں پھر گھر آ کر اپنے میاں محترم بشیر احمد صاحب سے رسید کٹواتیں اور جب دوبارہ چندہ لینے جاتیں تو ان کو ان کی رسید دے آتیں۔ رشید احمد صاحب نے اپنے محلّہ سلطان پورہ میں اطفال الاحمدیہ کی تنظیم کے تحت مختلف عہدوں پر کام کیا۔ اور بعد ازاں خدام الاحمدیہ لاہور میں بھرپور جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ ان کے ذمہ حفاظت کا کام تھا۔ مختلف مواقع پر لاہور کے احباب کے ساتھ ربوہ جا کر بھی یہ فرض سرانجام دیا۔ 1953ء میں جب جماعت پر کڑا وقت تھا آپ کو یہ فرض ادا کرنے کی خوب توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی معیت میں خدمت دین کے مواقع میسر آئے۔

12 دسمبر 1965ء کو ہماری شادی ہوئی تو خدام الاحمدیہ لاہور کا رسالہ ''الفاروق'' اشاعت کے آخری مراحل میں تھا۔ رشید احمد صاحب بھی بورڈ کے ممبر تھے۔ اتوار کو ہماری شادی ہوئی ہم نے بدھ کے دن واپس ربوہ گھر جانا تھا۔ رشید احمد صاحب رسالے کے کام کے لئے مزید تین دن ٹھہر گئے۔ اس زمانہ میں ہر گھر میں ٹیلیفون کی سہولت موجود نہ تھی کہ اطلاع ہو جاتی۔ میں اپنے والدین کو اطلاع نہ کر پائی اور میرے والدین کے ہاں انتظار پریشانی میں تبدیل ہوگیا۔ جس دن ہم ریل کار میں صبح ربوہ پہنچے تو میرے ابا جان لاہور جانے کے لئے گاڑی پکڑنے والے تھے۔

انگلستان میں خدام الاحمدیہ کے تحت ناظم اطفال، اور سیکرٹری تعلیم و تربیت رہے۔ جماعت انگلستان میں بھی نائب جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تعلیم وتربیت کا کام بہت لمبے عرصہ تک کیا۔ پریس سیکرٹری کا کام ملنے کے بعد عرصہ دراز تک سیکرٹری تعلیم یو۔ کے عہدہ بھی نبھایا۔ رشید احمد صاحب کے مضامین لاہور رسالہ میں اکثر چھپتے رہتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلافت کا عہدہ سنبھالنے سے پہلے ہی آپ کو تحریک کی اور فرمایا کہ آپ ادبی آدمی ہیں اور لندن میں محکمہ تعلیم سے منسلک ہیں، آپ بچوں کے لئے کتب لکھیں۔ یوں رشید احمد صاحب نے کتب لکھنے کا کام شروع کیا اور پہلی کتاب Golden Deeds of Muslims کے نام سے شائع ہوئی جو بہت زیادہ مقبول ہوئی۔ بعد ازاں جب ان کو Chairman Book Committee کا عہدہ دیا گیا تو یہ کتاب پھر دہرائی گئی اور حضور اقدس خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کتاب میں کئی اصلاحات فرمائیں۔ اس کتاب کا نام تبدیل کر کے Stories of Early Islam رکھا گیا۔

Book of Religious Knowledge بہت زیادہ مقبول ہے اور ناصرات اور اطفال الاحمدیہ کے سلیبس میں شامل ہے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن بہت ضخیم ہے یہ تیاری کے آخری مراحل میں تھا جبکہ خدا تعالیٰ کے حضور سے بلاوا آ گیا۔

آپ رسالہ لاہور میں مستقل لکھنے والے تھے۔ شادی کے بعد انہوں نے جو پرچے مجھے دکھائے اس میں زیادہ تر مضامین تربیت کے موضوع پر لکھے ہوئے تھے نظمیں بھی لکھتے تھے مگر طبیعت میں جھجک بہت زیادہ تھی اس لئے سٹیج پر زیادہ نہ پڑھا۔ تحریر نہایت خوشخط اور صاف تھی۔ پہلے ہمیشہ رف لکھنے کے عادی تھے بعد ازاں اس کو خوش خط لکھتے۔ رشید احمد صاحب کی طبیعت میں بہت قناعت تھی۔ برطانیہ میں رسالہ لاہور کی ترسیل کی ذمہ داری رشید احمد صاحب نے تادم مرگ ادا کی۔ ہر ہفتہ رسالہ لاہور کا بنڈل ہمارے ہاں آتا۔ پھر آپ برطانیہ کے تمام خریداروں کو خود بذریعہ ڈاک بھجواتے بینک میں رسالہ کا حساب کتاب اور لین دین بھی انہی کی معرفت تھا۔ اپنی تمام مصروفیات کے باوجود انہوں نے محترم ثاقب زیروی صاحب کے ساتھ جو عہد کیا تھا اس کو خوب نبھایا۔ ان کی وفات کے بعد میں نے چند ماہ رسائل پوسٹ کئے۔ پھر محترم ایڈیٹر صاحب نے یہ کام کسی اور کے ذمہ لگا دیا۔ رشید احمد صاحب کی وفات کے بعد میں نے محترم ایڈیٹر صاحب کی خدمت میں لکھا

کہ آپ مجھے ان کے بقایا کے بارے میں آگاہ کریں تا ادا کیا جائے۔ اس پر ان کا جواب مجھے موصول ہوا ''کہ رشید احمد صاحب کے ساتھ حساب حساب یاراں تھا۔ آپ بالکل فکر نہ کریں'' بہرحال ان کی ڈائری میں جو بقایا لکھا ہوا تھا میں نے ان کو بھجوا دیا۔

رشید احمد صاحب کریڈٹ کارڈ کے بہت مخالف تھے۔ بنک سے اکثر کریڈٹ کارڈ آتے۔ انہوں نے بینک کو دو تین مرتبہ فون بھی کیا کہ مجھے آئندہ کارڈ نہ بھیجیں مگر وہ نہ رکتے۔ پھر رشید صاحب نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ کارڈ کو نہایت اہتمام کے ساتھ کاٹتے اور پوسٹ کر دیتے۔ ہمیں ہنسی بھی آتی کہ اگر آپ نے استعمال نہیں کرنا تو ردی کی ٹوکری کی نذر کریں۔ ڈاک کا ٹکٹ اپنی جیب سے لگا کر بینک کا کارڈ واپس بھجوانے کی کیا ضرورت ہے۔

رشید احمد صاحب کو لطیفے بہت یاد تھے۔ ان کا لطیفے سنانے کا انداز بھی بہت اچھا تھا۔ گھر میں کوئی مہمان وغیرہ آ جاتا تو وقت نکال کر بیٹھ جاتے اور اکثر لطائف سنا کر محفل کو گل وگلزار بنا دیتے۔ ہماری فیملی لائف میں چھٹی کا کوئی تصور نہ تھا۔ لیکن یہ نہیں کہ بچوں کو تفریح کے لئے زیادہ باہر نہیں لے جایا گیا درحقیقت ہم نے اپنی تمام تر مصروفیات کے ساتھ ساتھ بچوں کو بھرپور وقت دیا۔ وہ بچوں کے ساتھ کھیلتے خوب تھے۔ ان کو اپنے ساتھ مانوس کرنے اور ان کو خوش رکھنے کا ملکہ بہت تھا۔ سکول کی نوکری میں حالانکہ چھٹیاں بہت زیادہ ہوتی ہیں لیکن ہمارے گھر میں دیر تک سونے کا کوئی رواج نہ تھا۔ ہم ہمیشہ وقت پر اٹھ جاتے اور رشید احمد صاحب اہتمام سے تیار ہو کر 9 بجے تک بیت چلے جاتے۔ یہی ان کا طریق تھا۔ اگر شام کو کبھی جلد واپس آ جاتے تو میں فوراً پوچھتی کہ خدانخواستہ آپ کی طبیعت تو خراب نہیں ہے۔

شروع میں یہ معمول رہا کہ آپ سکول سے آئے کھانا کھایا پھر بیت چلے گئے اور پھر رات کو وہاں سے دیر سے لوٹے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لندن تشریف لانے کے بعد یہ معمول بدل گیا۔ سکول سے سیدھا بیت چلے جاتے حالانکہ گھر راستہ میں پڑتا تھا۔ وہاں سے دیر کے بعد گھر آتے اور پھر کھانا بھی دیر سے کھاتے۔ کھانے کے دوران اکثر خبروں کا وقت ہو جاتا یا فٹ بال کا میچ ہوتا جو ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ یہی لمحات ان کی سارے دن کی تفریح تھے۔

ایک دن میں کسی کام کے لئے محمود ہال گئی ہوئی تھی ان کا پریس کا دفتر محمود ہال کے سٹیج پر تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع انگلستان سے باہر دورے پر تھے۔ محترم مبارک احمد ساقی صاحب مرحوم قائم مقام امیر مقامی تھے۔ میں نے دیکھا کہ رشید احمد صاحب آئے ہیں اور آتے ہی آپ نے اپنے ساتھی کارکنان سے جو پہلے ہی دفتر میں موجود تھے ٹھنڈا پانی مانگا۔ انہیں ہمیشہ ہی ٹھنڈے پانی کی طلب رہتی۔ گرمی کا موسم تھا۔ مجھے معلوم نہیں ان کو ٹھنڈا پانی مل سکا یا نہیں۔ بیوی ہونے کے ناطے مجھے ان پر غصہ آیا اور تکلیف بھی ہوئی۔ گھر سے کیوں نہ پانی پی کر تازہ دم ہو کر آئے۔ ابھی میں غصے میں ہی تھی کہ محترم ساقی صاحب جاتے ہوئے نظر آئے۔ میں نے جھٹ ان سے رشید احمد صاحب کی شکایت کی ساقی صاحب نے کہا ''رشید احمد صاحب اب میں آپ کو حکم دے رہا ہوں کہ آپ سکول ختم کرنے کے بعد گھر سے ہو کر کھانا وغیرہ کھا کر بیت آیا کریں''۔ اگلے دن اطاعت امیر کے تحت جلدی گھر آ گئے۔ میں نے کھانے کے دوران ان کی طبیعت میں عجیب بے چینی دیکھی۔ مجھے ان پر بہت ترس آیا۔ میں نے ان سے کہا کہ یہ آپ کے بس کی بات نہیں اب آپ جلدی گھر نہ آیا کریں اور ساقی صاحب کو بتا دیں کہ آپ نے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔

رشید احمد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی لندن آمد پر حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ خدمت کی سعادت نصیب ہوتی۔ رشید احمد صاحب روزانہ خطوط لاتے، ان کے خلاصہ جات وغیرہ تیار کرتے اور صبح اپنے سکول جانے سے پہلے دفتر میں دے کر جاتے اور اکثر حضور سے صبح صبح ملاقات ہو جاتی۔ حضور اقدس کے ساتھ جماعت کے افراد کی محفلیں بھی لگتی تھیں۔ ایک دفعہ ایسی ہی ایک محفل کے دوران حضور اقدس نے رشید احمد صاحب کو سنہری رنگ کا پارکر کا پین دیا اور فرمایا کہ آپ لکھنے کا کام کرتے ہیں یہ پین آپ کے لئے ہے اور ساتھ ہی قرآن کریم کا ایک مخملیں ڈبہ دیا اور فرمایا ''اس کو زیور سے بھر کر ناصرہ کو دینا''

1982ء میں جب سپین کی بیت کا افتتاح ہوا تو رشید احمد صاحب نے جماعت یو کے میں قائم مقام امیر ہونے کی سعادت پائی۔

1984ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لندن تشریف لائے اور مختلف لوگوں کو مختلف کام دینے شروع کئے۔

حضور اقدس نے دفتر میں بلا کر رشید احمد صاحب کو پریس سیکرٹری کا کام دیا اور ساتھ ہی ایک خوبصورت رائیٹنگ فولڈر اور پین دیا۔ اس کے ایک کونے پر خود ہی رشید احمد صاحب کا نام لکھ کر دستخط کئے۔ فولڈر پر کاغذ لگا کر پریس ڈیکس لکھا ہوا تھا یوں پہلا پریس سیکرٹری ہونے کا اعزاز اپنے خادم کو دیا اس کے بعد رشید احمد صاحب کا نام پریس سیکرٹری کی حیثیت سے جانا گیا نیز اولاد کے لئے بھی یہی نام بطور تعارف کے ہے۔ ان کی وفات کے بعد میں نے اس فولڈر کو محفوظ کر لیا ہے کیونکہ میرے لئے یہ بہت بڑا سرمایہ ہے۔

1986ء کے جلسہ سالانہ پر حضور اقدس نے محترم رشید احمد صاحب کو انٹرنیشنل پریس سیکرٹری کا عہدہ تفویض کیا۔ جب حضور اقدس لندن تشریف لائے تو رشید صاحب محترم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب مرحوم کے ساتھ نائب جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری تعلیم و تربیت کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ دونوں کا دفتر ایک ہی تھا پریس کے شعبے کے پاس کوئی الگ دفتر نہ تھا۔ نصرت ہال میں سکرین رکھ کر عارضی دفتر بنایا اور پریس کا کام شروع کر دیا۔ نصرت حال چونکہ عورتوں کے استعمال میں زیادہ ہے اس لئے حضور اقدس کی اجازت سے محمود ہال کا سٹیج جو کافی بڑا تھا اسے آدھا کر کے اس میں دفتر بنایا گیا۔ شروع میں دروازہ ہال کے اندر ہی کھلتا تھا بعد ازاں باہر سے بھی دروازہ نکال لیا گیا۔

بقیہ صفحہ 6 پر

مٹی کا مزہ بھی سوندھا ہوتا ہے، اس لئے ایک شاعر نے بطور نقل استعمال ہونے والی کھانے کی قیمتی اشیاء کے مقابلے میں سوندھا سوندھا یہ میرا جام سفال اچھا ہے کہہ کر مٹی کے بنے پیالے یا کلھڑ کو ترجیح دی تھی۔ یہ ضروری ہے کہ کھانا پکانے کے لئے مٹی کے روغنی برتن استعمال نہ کیے جائیں۔ کیونکہ روغن میں سیسہ بھی شامل ہوتا ہے، مگر مٹی کے برتنوں کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے۔ اب برتنوں کے مقابلے میں اس کی آرائشی اشیاء زیادہ مقبول ہیں۔ کمہار اب گملے زیادہ تیار کرتے ہیں۔ ریفریجریٹر اور واٹر کولر کے مقابلے میں مٹکوں اور صراحیوں کا استعمال قدامت اور دقیانوسیت قرار دی جاتی ہے۔ یہ دراصل مٹی سے انسان کے کمزور ہوتے رشتے کی علامت ہے جو مناسب نہیں۔

ماخوذ

# مختلف دھاتوں سے بنے برتنوں کا استعمال، فوائد و نقصانات

انسانی ارتقا کی تاریخ میں آگ نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ خشک لکڑیوں کے ایک دوسرے سے رگڑ کی وجہ سے گرم و خشک موسم میں آگ سے بھڑکتے جنگلوں نے انسان کو اگر ڈرا کر فرار کی راہ اختیار کرنے پر مجبور کیا تو اس آگ میں پھنسے حیوانوں کے گوشت اور جڑوں وغیرہ کی مہک اور ذائقے سے بھی وہ متعارف ہوا۔ آگ اسے سردی میں حرارت کے علاوہ شکار کئے ہوئے جانوروں کا گوشت بھون کر کھانے کی ترغیب بھی دیتی رہی۔ اس آگ میں کیچڑ سے بنائی اشیا کے پک کر سخت ہو جانے سے ہی انسان کو مٹی کے برتن بنانے کا خیال بھی آیا ہوگا۔ یہی برتن اس نے کھانا پکانے کے لئے استعمال کیے۔ اس طرح اولین برتن مٹی سے بنائے گئے۔ آج کا انسان اس مقصد کے لئے مٹی کے علاوہ مختلف دھاتوں سے بنے برتن استعمال کرتا ہے۔

انسانی ارتقا میں تانبے سے بنی اشیاء کا آغاز تانبے کا دور کہلاتا ہے۔ اس میں اس دھات سے دیگر کئی اشیاء کے علاوہ برتن بنائے جاتے تھے۔

آج بھی تانبے کے برتنوں کا استعمال عام ہے، لیکن اب اس کی جگہ جس دھات نے لے لی ہے، وہ ایلومینیئم کہلاتی ہے۔ اس سے بنے برتنوں کا استعمال صحت کے لئے مضر بھی قرار پاتا ہے۔ مرض الزائمر کی ایک وجہ اس دھات کو بھی قرار دیا جاتا ہے، انسان نے جست اور تانبے کے ملاپ سے جو مرکب دھات تیار کی وہ پیتل کہلاتی ہے۔ پیتل یا براس (Brass) کے برتن برصغیر میں ہندوؤں کے لئے مخصوص سمجھے جاتے تھے، جب کہ مسلمانوں کے ہاں تانبے کے سرخ برتن قلعی کرنے کے بعد استعمال ہوتے تھے چینی (پورسلین) اور شیشے کے برتن خاص طور پر کھانا کھانے اور پیش کرنے کے لئے بعد میں عام ہوئے۔ تانبے کی بنی رکابیاں (Plates) ڈونگے اور مشقاب پیالے وغیرہ مسلمان دستر خوانوں کی رونق ہوتے تھے۔ امرا کے دستر خوانوں پر چاندی اور سونے کے برتن بھی استعمال ہوتے تھے۔ چینی کے برتن چینی مہارت کا نتیجہ تھے، جنہیں ہندو استعمال کرنے سے بچتے تھے۔ مشہور ہے کہ ہندوؤں کے لیڈر پنڈت مدن موہن مالویہ نے وائسرائے کے محل میں چینی کے کپ میں پیش کی گئی چائے پینے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا کہ اسے جانوروں کی ہڈیوں کے سفوف سے تیار کیا گیا تھا۔ حالانکہ چینی کے برتن ایک خاص قسم کی چکنی مٹی سے تیار ہوتے ہیں، جس کی کانیں ہمارے ہاں بھی سوات میں موجود ہیں۔ لوہے سے بھی برتن تیار ہوتے رہے، لیکن اس میں زیادہ دیر رکھے کھانے بھی مضر سمجھے جاتے تھے۔ انسان نے اس میں نکل دھات کی آمیزش سے مرکب دھات کی ایک اور قسم سٹین لیس سٹیل کے نام سے تیار کر لی ہے، جس کا بکثرت استعمال پوری دنیا کے معاشروں میں عام ہو گیا ہے۔ چنانچہ بالخصوص ہندوؤں نے پیتل کی جگہ اس کے بنے برتنوں کو دے دی ہے۔ اس کے برتنوں کا ایک خاص عیب یہ ہے کہ یہ بڑی تیزی سے گرمی جذب کر کے گوشت، سبزی، دال، چاول وغیرہ کو داغ لگا دیتا ہے۔ پانی، دودھ وغیرہ کی حد تک اس کا استعمال مناسب رہتا ہے، لیکن اب یورپ میں پکانے کے سٹیل کے ان برتنوں کے نچلے حصے یا پیندے تانبے کے لگائے جا رہے ہیں۔ اس طرح ان برتنوں میں تیار ہونے والی کھانے پینے کی اشیاء جل کر خراب ہونے سے محفوظ رہتی ہیں۔ تانبا بتدریج اور یکساں حرارت پھیلاتا ہے۔

کھانا پکانے کے لئے شیشے اور چینی کے برتن بھی استعمال ہوتے ہیں۔ لوہے کے برتنوں پر قلعی کی جگہ چینی کی تہہ چڑھے برتن بھی محفوظ ہوتے ہیں۔ انہیں تام چینی کے برتن کہتے ہیں۔ اس طرح کی پلیٹیں، تھالیاں، ڈونگے، چمچے پیالیاں بھی مسلمانوں میں عام تھیں بلکہ ایسے برتن خود ہمارے ہاں بھی تیار ہوتے ہیں۔ تاہم چینی کے عمدہ قسم کے برتن چین، روس وغیرہ میں آج بھی بہت مقبول ہیں۔

دنیا میں آج بھی ایلومینیئم کے برتن زیادہ استعمال ہوتے ہیں، لیکن یہ ایک خاص قسم کا ایلومینیئم ہوتا ہے، جو سٹین لیس سٹیل سے دو گنا سخت ہوتا ہے۔ یہ شیشے کے مقابلے میں 28 گنا زیادہ تیزی سے حرارت منتقل کرتا ہے۔ یہ اینوڈائزڈ (Anodized) ایلومینیئم کہلاتا ہے۔ اس قسم کے ایلومینیئم کے برتنوں کے اندر قلعی کی طرح ایک خاص قسم کی پلاسٹک کی تہہ بھی چڑھا دی جاتی ہے، جو سخت حرارت پر بھی پگھل کر کھانے میں شامل نہیں ہوتی۔ ایسے برتن ہی نان اسٹک کہلاتے ہیں۔ یہ حفاظتی تہ خلائی دور کی ضرورت بھی ہے۔ خلا میں پہنچنے سے پہلے راکٹوں اور مصنوعی سیاروں کی سطح کو رگڑ سے پیدا ہونے والی حرات سے پگھلنے سے محفوظ رکھنے کے لئے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی حفاظتی اینٹیں ڈسکوری نامی خلائی جہاز پر بھی لگی ہوتی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ سوال بھی کیا جانے لگا ہے کہ کیا ایسے برتن محفوظ ہوتے ہیں؟

کھانا پکانے کے برتنوں پر لگے کیمیکلز کا مضر صحت اشیاء میں شمار ہوتا ہے مثلاً میکسیکو میں بنے مینا کاری (Enamel) کے برتنوں میں رکھے سنگترے کا رس پینے سے کیلیفورنیا کا ایک خاندان سیسے کے زہریلے اثرات کا شکار ہو گیا۔ امریکہ کے خوراک اور دوا کے ادارے نے تحقیق کے بعد بتایا کہ ان برتنوں پر چڑھی حفاظتی تہہ میں سیسے کی زیادہ مقدار اس زہریلے اثر کا سبب تھی۔ چنانچہ ایسے برتنوں کی تیاری میں سیسے کی مقدار کم کرنے کی ہدایت کر دی گئی۔ ہمارے ہاں تانبے کے برتن پر قلعی کے دوران لالچی قلعی گر سیسہ بھی شامل کر دیتے ہیں، جس سے یہ برتن مضر ثابت ہوتے ہیں۔ اسی طرح میلامین یا پلاسٹک کے برتنوں میں بھی ملاوٹ کا امکان مسترد نہیں کیا جا سکتا، اس سلسلے میں مقررہ قواعد اور ضوابط کی پابندی ایسے تمام برتن سازوں کے لئے لازمی ہوتی ہے۔

کھانے کے برتنوں کی تیاری میں استعمال ہونے والی مختلف اشیاء، دھاتوں وغیرہ کے بارے میں مزید تفصیلات کا جاننا یقیناً مفید ثابت ہوگا۔

دنیا میں 52 فیصد برتن ایلومینیئم سے تیار ہوتے ہیں، جن پر ان کی سطح کو سخت کرنے کے لئے نہ چپکنے والے مسالے بھی لگائے جاتے ہیں، جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ 1970ء کے عشرے میں کینیڈا کے تحقیق کاروں نے انکشاف کیا کہ خون میں ایلومینیئم کے جذب ہونے سے بھول کا مرض الزائمر لاحق ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی لوگوں نے ان برتنوں کا استعمال ترک کر دیا، لیکن تحقیق کے بعد یہ انکشاف بھی کیا گیا کہ کھانوں میں شامل ہونے والا زیادہ تر ایلومینیئم فضلے کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے، اس کے برخلاف مانع تیزابیت گولیوں وغیرہ کے استعمال سے ہم اپنے جسم میں روزانہ ایک گرام ایلومینیئم داخل کر لیتے ہیں، اسی طرح بڑی آنت میں گھلنے والی ایسپرین کی ایک گولی پر چڑھائی جانے والی حفاظتی تہ میں بھی 10 سے 20 ملی گرام ایلومینیئم موجود ہوتی ہے۔ مانع تیزاب گولیوں وغیرہ (اینٹی ایسڈز) میں 50 گرام ایلومینیئم ہوتا ہے۔ ایلومینیئم کے برتنوں میں ترش اور نمکین اشیاء کو زیادہ دیر تک نہیں رکھنا چاہئے۔ زیادہ نمک کی وجہ سے ان برتنوں میں گڑھے پڑ جاتے ہیں۔ اس احتیاط کی صورت میں یہ برتن مضر ثابت نہیں ہوتے۔ ویسے بھی آکسیجن اور سیلی کون کے بعد زمین کی سطح میں ایلومینیئم زیادہ شامل رہتا ہے۔

## اینوڈائزڈ ایلومینیئم

کھانے پکانے کے لئے ایلومینیئم کے برتن بہت مناسب ہوتے ہیں، کیوں کہ یہ دھات حرارت کی بہترین موصل (Conductor) ہوتی ہے۔ اس کے ذریعے سے حرارت برتن کے پیندے اور اس کے اطراف میں تیزی سے پھیل کر پکنے والی شے کو مکمل طور پر گھیر لیتی ہے۔ ان برتنوں کو اب اینوڈائزیشن کے عمل سے گزارا جاتا ہے۔ اس میں انہیں کئی بار برقی کیمیائی غسل (Electorchemical Bath) دیئے جاتے ہیں، جن سے ان کی سطح بہت سخت ہو جاتی ہے جو کھرچنے یا گھسنے سے محفوظ رہتی ہے۔ ایسے برتنوں کی صفائی بھی آسان ہوتی ہے۔ یہ برتن تیار کرنے والوں کے مطابق اس طرح ایلومینیئم کی سطح مکمل طور پر سیل ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ ترش اشیاء سے بھی یہ دور نہیں ہوتی۔

## نان سٹک کوٹنگ

یہ ایک قسم کا نہایت سخت گوند ہے جسے ٹیفلان بھی کہتے ہیں۔ اس کے برتنوں میں گھی تیل کے بغیر بھی کھانے تیار کیے جا سکتے ہیں۔ اس کی دریافت اور استعمال 1938ء میں شروع ہوا تھا۔ یہ ایک نہایت مستحکم قسم کا پلاسٹک ہے، لیکن اس مسالے یا ٹیفلان کو اترنے یا ختم ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے لکڑی یا پلاسٹک کے چمچوں کا استعمال ضروری ہوتا ہے۔ ڈھائی سال کے متواتر استعمال کے باوجود یہ برتن محفوظ پائے گئے ہیں۔ اب ٹیفلان کی سطح پر اسی قسم کی مزید تہیں چڑھائی جاتی ہیں جو سلور سٹون کہلاتی ہے یہ اور بھی پائیدار اور محفوظ ہے۔

## سٹین لیس سٹیل

آپ اس کے بارے میں پڑھ آئے ہیں۔ اس کے برتن چمکدار اور سطح بہت سخت ہوتی ہے۔ اس مرکب دھات کی تیاری میں نکل کے علاوہ مولب ڈینم (Molybdenum) اور ٹائی ٹینیئم (Titanium) بھی استعمال ہوتی ہے، لیکن چونکہ اس کے برتنوں میں حرارت یکساں فراہم نہیں ہوتی۔ اب اس کے پیندے تانبے کے بنائے جاتے ہیں۔ ایسے برتن اب پاکستان میں بھی ملنے لگے ہیں۔

## تانبا

حرارت کا بہترین موصل ہوتا ہے، اس لئے اسے باورچی اور کیمسٹ 'شریف دھات' کا نام بھی دیتے ہیں، لیکن بالخصوص ترش اشیاء کی وجہ سے اس میں تانبے کی مضرت شامل ہو جاتی ہے، اس لئے صدیوں سے اس کی سطح پر رانگے یا قلعی کی پالش کی جاتی ہے۔

## لوہے کے ڈھلے برتن

چینیوں نے تین ہزار سال پہلے ان کا استعمال شروع کیا تھا۔ وہ یہ برتن چاول پکانے کے لئے استعمال کرتے تھے۔ لوہا ایک اچھا موصل ہے، اس میں حرارت یکساں رہنے کے علاوہ کھانے میں فولاد بھی شامل ہو کر خون کی کمی کے عارضے سے محفوظ رکھتا ہے۔ ان برتنوں کا خوب صاف رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں اس کی کڑاھیاں خوب استعمال ہوتی ہیں، جن کا سب سے زیادہ استعمال حلوائی کرتے ہیں۔

مختلف اشیاء سے تیار برتنوں کے تذکرے کے بعد درست اور مناسب برتنوں کا استعمال یقیناً آسان ہو جائے گا۔ اس کے باوجود انسان کے لئے سب سے مناسب اور غیر مضر برتن مٹی کے ہی ہوتے ہیں، جنہیں دھونے سے ہلکی سوندھی خوشبو بھی پیدا ہوتی ہے اور خود

باقی صفحہ 5 پر

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## ولادت

مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب لندن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 6/ اکتوبر 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت عدیلہ احمد عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ خاکسار کی پہلی پوتی، محترم طارق محمود جاوید صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ کی نواسی، محترم چوہدری برکت علی صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد، محترم چوہدری عبدالمنان صاحب انور مرحوم آف کنری پاک اور محترم محمد شریف صاحب سابق خادم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے کی نسل میں سے ہے۔ احباب جماعت سے عزیزہ کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر پانے، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## درخواست دعا

مکرم ظفر اقبال صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار گزشتہ 3 ماہ سے کمر درد کی وجہ سے چلنے میں دشواری محسوس کرتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے مجھے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

مکرم نعمان نصیر صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ ساجدہ نصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب مرحوم دارالیمن غربی سعادت ربوہ پیٹ اور معدے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پیاری والدہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ لاہور بیمار ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

## سکالرشپ کا اعلان

گورنمنٹ آف برونائی نے پاکستانی طلباء کے لئے اکیڈمک سیشن 2012/2011 میں مندرجہ ذیل یونیورسٹیز میں پڑھائی کا مواقع کے ساتھ سکالرشپ کا اعلان کی ہے۔

یونیورسٹی برونائی دارالسلام (UBD)، یونیورسٹی اسلام سلطان شریف علی (UNISSA) انسٹیٹیوٹ ٹیکنالوجی برونائی۔ مزید معلومات اور ایپلیکیشن فارم کے لئے اس پتہ پر رابطہ کریں۔

www.hec.gov.pk/brunei یا

92-51-90808045,90408046

## اعلان داخلہ

لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز جامشورو نے بی ایس فزیوتھراپی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ HSc پری میڈیکل میں 60% نمبر حاصل کرنے والے اس میں داخلہ کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم اور پراسپیکٹس انسٹیٹیوٹ آف فزیوتھراپی سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 29 نومبر 2010ء ہے۔ مزید معلومات کے لئے 0229213340 یا www.lumhs.edu.pk وزٹ کریں۔

لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز (LUMS) نے BA LL.B-BSc(Hons)-BA(Hons)-BS میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ مزید معلومات کے لئے پر رابطہ کریں 04235608000 یا www.lums.edu.pk وزٹ کریں۔

NED یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے بیچلر ڈگری Marine Engineering میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ HSc پری انجینئرنگ میں 55% نمبر حاصل کرنے والے اس میں داخلہ کے اہل ہیں۔ داخلہ فارم نیشنل بینک آف پاکستان یا NED یونیورسٹی برانچ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 10 دسمبر ہے۔ مزید معلومات کے لئے وزٹ کریں۔

www.neduet.edu.pk

(نظارت تعلیم)

## کامیابی

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

واقفہ نو عزیزہ عاطفہ صدف بنت مکرم ڈاکٹر صفی اللہ صاحب حوالہ نمبر 7034-A ساکن میانوالی نے امسال فیڈرل بورڈ سے میٹرک سائنس گروپ میں 1000/1050 نمبر حاصل کئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

## ولادت

مکرم ظفر اقبال خان صاحب سیکرٹری مال حلقہ دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم انوار الدین سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مغل پورہ لاہور کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 15 نومبر 2010ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام فراز احمد سعید عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری سعید احمد صاحب حلقہ مغل پورہ لاہور کا پوتا اور مکرم نعیم احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ گلشن راوی لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے نیز خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

## ولادت

مکرم نصر اللہ بلوچ صاحب ابن مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مرحوم دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم عدنان بلوچ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی سے نوازا ہے نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت حبۃ المتین بلوچ عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم مجید اللہ بلوچ صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ شالیمار ٹاؤن کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے اس کی درازی عمر، نیک سیرت اور نیک قسمت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆

## اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل۔ اوتھانٹ

اوتھانٹ، برما کے مشہور سفارت کار اور اقوام متحدہ کے تیسرے سیکرٹری جنرل تھے۔

اوتھانٹ کا اصل نام سیتھو تھانٹ تھا۔ چونکہ برمی زبان میں ''او'' جناب کا مترادف ہے اس لئے اوتھانٹ کے معنی ہوئے ''جناب تھانٹ'' لیکن لفظ ''او'' ان کے نام کا ایسا لازمی جزو بنا کہ ان کا نام ہی اوتھانٹ پڑ گیا۔

اوتھانٹ 22 جنوری 1909ء کو پانٹنا Pantanaw کے مقام پر پیدا ہوئے اور رنگون کے یونیورسٹی کالج سے تعلیم حاصل کی۔ 1928ء سے 1947ء تک اوتھانٹ نے درس و تدریس اور صحافت کے میدانوں میں مختلف النوع فرائض انجام دیئے۔ وہ نوآبادیاتی نظام کے شدید مخالف تھے۔ 1947ء میں وہ حکومت برما کے پریس ڈائریکٹر، 1948ء میں نشریات کے نظام، 1953ء میں وزیراعظم کے سیکرٹری اور پھر 1957ء میں اقوام متحدہ میں برما کے وفد کے قائد منتخب ہوئے۔

اقوام متحدہ میں آکر ان کے اصل جوہر کھلے۔ وہ اقوام متحدہ میں سب سے زیادہ ہردلعزیز اور پسندیدہ شخصیت شمار ہوتے تھے۔ پہلے وہ جنرل اسمبلی کے نائب صدر مقرر ہوئے، پھر 1961ء میں اقوام متحدہ کی مصالحتی کمیٹی برائے کانگو کے چیئرمین بنے۔ ستمبر 1961ء میں جب اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل ڈاگ ہیمر سجولڈ (Dag Hammer Skjold) ایک ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گئے تو اوتھانٹ ان کے قائم مقام منتخب ہوئے۔ بعد ازاں جنرل اسمبلی نے انہیں قائم مقام کی تاریخ ہی سے اقوام متحدہ کا مستقل سیکرٹری جنرل منتخب کر لیا۔ اوتھانٹ اس منصب پر 31 دسمبر 1971ء تک فائز رہے۔

ان کے عہد کے اہم کارناموں میں قبرص میں امن فوج کا قیام، عرب اسرائیل جنگ بندی اور عوامی جمہوریہ چین کی اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کی رکنیت ہے۔ اوتھانٹ نے 25 نومبر 1974ء کو وفات پائی۔ وہ بدھ مت کے پیروکار تھے اور متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔

خالص سونے کے حسین زیورات
منور جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6211883
پروپرائٹر: میاں منور احمد قمر 0321-7709883

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل جیکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

(بقیہ از صفحہ 1)

صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوار ٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری: 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔کالج لیول: 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔بی ایس سی۔ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات: ایک سے 3 لاکھ روپے تک سالانہ

سینکڑوں طلبہ جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔آپ سے درخواست ہے کہ اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

PH:0092 47 6212473

Mob:0092 332 7079462

0092 333 6707153

E-Mail:ntaleem@gmail.com

URL:www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

## درخواست دعا

مکرم جاوید اقبال وینس صاحب کینیڈا تحریر کرتے ہیں۔کہ میرے والد محترم محمد الدین وینس صاحب امریکہ آجکل بہت علیل ہیں اور کمزوری بہت ہے۔احباب کرام سے ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صابر صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم عبدالغفار شاکر صاحب میموریل فوٹو سروس گولبازار ربوہ مورخہ 3 نومبر 2010ء کو بعمر 80 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔مرحومہ خداتعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں مورخہ 5 نومبر بعد نماز جمعہ محترم مولانا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔1997ء میں مرحومہ کے خاوند اور ان کی وفات کے چھ ماہ بعد ان کی بیٹی وفات پا گئی تھیں یہ دونوں صدمات آپ نے بہت صبر، ہمت و حوصلہ سے برداشت کئے۔آپ خلافت احمدیت سے انتہائی گہرا تعلق رکھنے والی اور بے حد صابرہ شاکرہ تھیں۔مرحومہ نے 8 بیٹے اور 2 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔تمام احباب سے والدہ محترمہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## نماز جنازہ

مکرم منور احمد نعیم صاحب تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی تاج الدین صاحب مرحوم سابق ناظم دارالقضاء ساکن مکان نمبر 39/16 دارالرحمت وسطی ربوہ مورخہ 22 نومبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ان کی نماز جنازہ مورخہ 26 نومبر کو بعد از نماز جمعہ بیت المبارک میں ادا کی جائے گی۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

## تبدیلی نام

مکرمہ زرینہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مبارک احمد صاحب چک نمبر 388 گ۔ب ضلع فیصل آباد تحریر کرتی ہیں۔کہ خاکسار نے اپنا نام زرینہ کوثر سے بدل کر زرینہ بی بی رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے مجھے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

## پتہ درکار ہے

مکرم ملک غلام احمد صاحب ولد مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب نے مورخہ 2/ اگست 2006ء کو شاہ تاج شوگر ملز بھائی پھیرو ضلع قصور سے وصیت کی تھی اب ان سے کوئی رابطہ نہیں ہو رہا۔موصی خود یا ان کا کوئی عزیز رشتہ دار یہ اعلان پڑھے تو جلد از جلد دفتر وصیت سے رابطہ کر کے ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 25۔نومبر

| | |
|---|---|
| طلوع فجر | 5:16 |
| طلوع آفتاب | 6:43 |
| زوال آفتاب | 11:55 |
| غروب آفتاب | 5:07 |


ہر علاج ناکام ہو جائے تو؟
انشاءاللہ ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے
ہومیوڈاکٹر پروفیسر سجاد بانی ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی سے علاج کیلئے
رابطہ نمبرز 0334-6372030/047-6214226

بانجھ پن میں ٹیوب ٹیسٹ کیلئے
Sono Hysterosar pingoo Graphy
خاص دوائی کے ساتھ الٹراساؤنڈ
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6214499,6213944

آزمائشی بلڈ پریشر کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں معلوماتی کتابچہ فری ہماری کتاب ''فیملی ڈاکٹر'' کی مدد سے اپنا علاج خود کریں ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
www.drmazhar.com
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

شراکت کاروبار کا موقع
قصور میں واقع اینوائرمنٹ کنٹرول پولٹری فارم کے چلتے ہوئے کاروبار میں شراکت کیلئے خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں
محمد ادریس بھلّر: 0345-8401231

پرس' سکول بیگ' کالج بیگ' اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/100 روپے بڑی -/400 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

عتیق کنسٹرکشن کمپنی لاہور
گھر، مکان، کوٹھیاں، پلازہ وغیرہ بنوانے کیلئے ہماری کمپنی سے رابطہ کریں
محمد عتیق چوہدری: 0301-4438835
محمد رفیق: 0301-5182290

لاہور کے تمام علاقوں ڈیفنس ویلنشیا اور جوہر ٹاؤن وغیرہ میں کوٹھیوں اور پلاٹس کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
فون: 0425301549-50-042-8490083
موبائل: 042-5418406-7448406-0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
طالب دعا: چوہدری اکبر علی

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔ وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

الفضل روم کولر گیزر اینڈ الیکٹرونکس
ہمارے ہاں اے سی گیزر، واٹر کولر، روم کولر، گیس اوون، واشنگ مشین نیز واٹر پمپ اور بورنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز ریپئرنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
طالب دعا: ناصر احمد
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-35114822,35118096

FD-10

Study in UK
• No IELTS
• No Age Limit
• Bank Financing Available
• Minimum Qualification Matric
• Get CAS within 72 hours
• Free Job Assessment
Scholarship GBP 1,000
Also deals in
Appeal Casses, visit visa, settlement & family sponsors
CANADA, UK, USA, SWEDEN & AUSTRALIA
Immigration, Job Offer
Investor & Business Category
Secure Your Career
VISIONZ CONSULTANTS
Immigration & Study Abroad
visionzconsultants@gmail.com
416-A, Sadique Trade Center, Gulberg II, Lahore.
Tel#35817161, 0321/0300-4011814